# ذوالکفل بخاری کی یاد میں

ممتاز اطہر

کس قدر عجلت میں تھے تم
آخری مسکان چہرے پر سجائے
زندگی کی بے ثباتی پر
نظر کرتے ہوئے تم
وقت سے باہر نکلتے جا رہے تھے
اس زمیں سے،
آسماں سے اور خلا سے دُور
کوئی چیز جیسے
تم کو اپنی سَمت کھینچے جا رہی تھی
کسی کو ہم اگر
پُرسا بھی دیں تو کیسے لفظوں میں؟
کہ سارے لفظ
گویائی ہی اپنی کھو چکے ہیں
اور تیرے ساتھ ہی
ارضِ مقدس اوڑھ کر
سب سو چکے ہیں

یہ زمیں اپنی طرف کیوں کھینچتی ہے؟
آسماں اوپر کی جانب
کس لیے رکھا گیا ہے؟
اور خلا کا خالی پن کس نے بھرا ہے؟

ان سوالوں کی
الجھتی گتھیوں میں
زندگی کے دست و پا جکڑے ہوئے ہیں
مجھ کو بھی عجلت بہت ہے
وقت سے باہر کا منظر دیکھنے کی
خواہشوں کے ''ڈھیر''☆ پر
کچھ پھول رکھنا چاہتا ہوں
ذات میں،
مٹی کے پیالے کی طرح کے
اک خلاء میں
ایک آوازہ لگا ہے مجھے
آسماں کی آنکھ سے، ٹوٹا ستارہ
اپنی پلکوں پر اٹھانا ہے مجھے
دل کے پیندے میں پڑا
اِک جرعۂ تلخاب پینا ہے مجھے
اور ابھی کچھ روز
تیرے قرب سے محروم
جینا ہے مجھے

O

(۲۳/نومبر ۲۰۰۹ء)

☆ مدفن